Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۹ م

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۳۰/۶۵	۲۶ صفر ۱۳۹۶ھ ۲۷ تبلیغ ۱۳۵۵ھش ۲۷ فروری ۱۹۷۶ء	نمبر ۴۷

غانا کی بین الاقوامی تجارتی نمائش میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی سٹال بہت کامیاب رہا

تراجم قرآن پاک دیگر اسلامی لٹریچر اور مساجد کی تعمیر پر مشتمل چارٹوں اور تصاویر کو کم و بیش دس لاکھ افراد نے دیکھا

اس موقع پر سویڈن میں بننے والی سب سے پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی متحرک تصاویر بھی دکھائی گئیں

غانا سے بذریعہ کیبل گرام یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کی بین الاقوامی تجارتی نمائش میں جماعت احمدیہ کا سٹال خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ اس سٹال میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام ہونے والے تراجم قرآن مجید و دیگر اسلامی لٹریچر کے علاوہ مساجد اور جماعت کی دیگر اسلامی خدمات کو چارٹوں اور نقشوں اور تصاویر کے ذریعے پیش کیا گیا۔ ملک کے کم و بیش دس لاکھ افراد نے انہیں دیکھا اور وہ بہت متاثر ہوئے۔

مکرم مولوی عبد الوہاب بن آدم صاحب انچارج غانا مشن کی طرف سے ارسال کردہ کیبل گرام کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"سالٹ پانڈ ۱۹ فروری۔ غانا کی بین الاقوامی تجارتی نمائش میں جو اکرا کے مقام پر اختتام پذیر ہوئی جماعت احمدیہ کا سٹال خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ اس نمائش میں ۲۹ ممالک نے اور ۲۷۳ مقامی اور بیرونی فرموں نے حصہ لیا اور کم و بیش دس لاکھ افراد کو جو مختلف قوموں پر مشتمل تھے جماعت احمدیہ کے سٹال کو پندرہ دن تک دیکھنے کا موقع ملا۔ اس موقع پر چارٹوں، نقشوں اور تصاویر کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی ان اسلامی خدمات کو پیش کیا گیا جو وہ دنیا بھر میں سرانجام دے رہی ہے۔ قرآن مجید کے تراجم اور دیگر اسلامی لٹریچر کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ مغربی افریقہ اور سویڈن میں بننے والی سب سے پہلی مسجد کے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب کی متحرک تصاویر بھی دکھائی گئیں جو مکرم مولوی عبد الکریم صاحب آف لندن نے تیار کی تھیں۔

الحمد للہ کہ یہ سٹال بہت کامیاب رہا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔ (عبد الوہاب)"

اخبار احمدیہ

● ربوہ ۲۷ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔ طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے حضور کی طبیعت گذشتہ کئی روز سے ضعف، سردرد اور چکر آنے کی وجہ سے ناساز ہے گو پہلے سے کچھ افاقہ تو ہے لیکن تکلیف ابھی پورے طور پر دور نہیں ہوئی ہے احباب توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی حفاظت اور امان میں رکھے۔ آمین

● ربوہ ۲۷ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ نزلہ نیز شدید سردرد اور چکر آنے کی وجہ سے طبیعت تا حال بہت ناساز ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

معلمین وقف جدید کی فوری ضرورت

امراء و صدر صاحبان و احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال وقف جدید کے ماتحت حسب سابق معلمین کی کلاس کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ خدمت دین کا شوق رکھنے والے احباب کے لئے نہایت عمدہ موقع ہے کہ وہ وقف جدید کے ماتحت جماعتوں کی تربیت و اصلاح کے نیک کام کے لئے وقف کریں۔

درخواست مع کوائف سکونت، عمر، صحت، تعلیم وغیرہ امیر صاحب/صدر صاحب جماعت احمدیہ اور خادم کی صورت میں قائد خدام الاحمدیہ کی بھی سفارش کے ساتھ ناظم ارشاد وقف جدید کے نام ۱۰ ر مارچ ۱۹۷۶ء تک بھجوا دیں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

ضروری گذارش

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات کی کل آمد پر باشرح ادائیگی اور آخر اپریل تک مالی سال کے ختم ہونے سے قبل ضروری ہے مخلصین جماعت کل آمد پر چندہ عام / حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی باشرح ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص اور اموال میں بے حد برکت دے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۲۷ تبلیغ ۱۳۵۵ ہش
۲۷ فروری ۱۹۷۶ء

خدائی جماعتوں کا ایک بنیادی وصف

اللہ تعالیٰ جب بھی اصلاحِ خلق کی غرض سے اپنے کسی مامور کو دنیا میں مبعوث کرتا ہے تو اس عظیم کام کی انجام دہی کے لئے وہ اسے جن ارفع و اعلیٰ صفات سے متصف کرتا ہے ان میں حلم کو بنیادی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ وہ مامور اپنی قوتِ قدسیہ کی مدد سے یہی اوصاف اپنے ماننے والوں میں پیدا کر دکھاتا ہے اور اس طرح وہ بھی حسبِ استعداد و علیٰ قدرِ مراتب حلم کے وصف سے آراستہ ہو جاتے ہیں۔ اشاعتِ حق اور اصلاحِ خلق سے متعلق انہیں اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے نتیجہ میں بالآخر جو محیّر العقول کامیابی نصیب ہوتی ہے اس میں ذاتی کوششوں اور تدبیر کی حد تک مامور من اللہ اور اس کے متبعین میں پائی جانے والی صفتِ حلم کا بہت دخل ہوتا ہے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ حلم کسے کہتے ہیں اور اس سے مراد کیا ہے؟ سو اس ضمن میں یاد رکھنا چاہیئے کہ نفس پر قابو پانے اور غصہ یا انتقام کے جذبہ کو دبانے کی غایت درجہ ترقی یافتہ اور انتہائی ارفع و اعلیٰ حالت کو حلم سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس صفت کی ابتدائی حالت یہ ہے کہ ایک انسان دوسرے انسان کے ناروا سلوک یا ظلم و زیادتی پر کوشش کر کے اپنے نفس پر قابو پاتا اور اپنے غصہ یا انتقام کے جذبہ کو دباتا ہے یہ ابتدائی حالت کتمانِ غیظ کہلاتی ہے اور اس کی غایت درجہ ترقی یافتہ اور انتہائی ارفع و اعلیٰ حالت یہ ہے کہ کتمانِ غیظ کی حالت اس درجہ انسان میں رچ بس جاتی ہے کہ یہ اس کی فطرت کا جزو بن کر طبعی تقاضے کا رنگ اختیار کر لیتی ہے اور کتمانِ غیظ جب طبعی تقاضے کا رنگ اختیار کرے تو اسے حلم کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے حلیم وہ ہوتا ہے جو دوسروں سے دکھ اٹھانے کے باوجود نہ صرف یہ کہ غصہ میں نہیں آتا اور انتقام لینے پر آمادہ نہیں ہوتا بلکہ وہ الٹا دکھ دینے والے کو سکھ پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ دوسرے اس کے ساتھ برائی سے پیش آتے ہیں وہ ان کے ساتھ بھلائی کرنے کی فکر میں لگا رہتا ہے ظلم سہہ کر بھی ظالم کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنا اس کا شیوہ ہوتا ہے۔

خدا تعالیٰ اپنے ماموروں اور ان پر ایمان لانے والوں کو حلم کی صفت سے اس لئے متصف کرتا ہے کہ انہیں طبیب کے فرائض سر انجام دینے ہوتے ہیں جبکہ دوسرے لوگوں کی حالت مریضوں کی سی ہوتی ہے۔ مریض اگر طبیب کی بات نہیں مانتا یا اس کی ہدایات پر عمل نہیں کرتا تو مرض کے زیرِ اثر وہ ایسا کرتا ہے۔ طبیب اسے معذور سمجھ کر اس کی بے جا ضد اور نازیبا حرکتوں پر طیش میں نہیں آتا اور برا نہیں مناتا بلکہ تحمل اور بردباری کے ساتھ اس کے علاج میں منہمک رہتا ہے اور تمام تر کوشش اس بات کی کرتا ہے کہ مریض کسی طرح صحتیاب ہو جائے۔ بعینہٖ یہی حالت مامور من اللہ اور اس پر ایمان لانے والوں کی ہوتی ہے۔ لوگ نہ صرف یہ کہ ان کی باتوں پر کان نہیں دھرتے بلکہ ان کی مخالفت کرتے انہیں ہر قسم کے دکھ اور اذیتیں پہنچاتے اور ان پر ہر قسم کے ظلم روا رکھتے ہیں۔ اس کے باوجود مامور من اللہ اور اس کے متبعین انتقام کا خیال بھی دل میں لائے بغیر ان کے لئے سکھ کے سامان کرنے اور مروت و احسان کا سلوک روا رکھنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ آخر ان کی طرف سے حلم کا ایسا دل موہ لینے والا مظاہرہ رنگ لائے بغیر نہیں رہتا۔ ایک وقت آتا ہے کہ ظلم کا بازار گرم کرنے والے شرمندہ اور پشیمان ہو کر خود نرم پڑ جاتے ہیں یا جان لیوا خود ان پر جانیں نچھاور کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ بالکل یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ گویا نئی زمین اور نیا آسمان معرضِ وجود میں آ گیا ہے۔ مامورینِ الٰہی کی تاریخ تمام تر ایسے محیّر العقول انقلابات سے ہی عبارت ہے۔ حلم کمالِ فرزانگی اور کمالِ معرفت کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے مامورینِ الٰہی فرزانگی اور معرفت سے ہمکنار کرنے ہی آتے ہیں اور اپنے متبعین کو ان سے مالا مال کر دکھاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں حلم کی صفت کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے۔ اور اسی سے وہ شناخت کئے جاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے زیادہ بھلا راہِ حق میں اور کس نے ظلم سہے ہیں۔ اس کے باوجود انسانیت سوز مظالم ڈھانے والوں کے ساتھ حسن و احسان کا جو سلوک آپ نے اور آپ کے صحابہؓ نے روا رکھا تاریخ عالم اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کے اعلانِ عام کے ذریعہ خون کے پیاسوں کو بچشم زدن میں معاف کر دیا۔ یہ اس لئے ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم آیت ۵) کے ارشادِ خداوندی کے مطابق بزرگ ترین اخلاق پر متصرف تھے اور فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ (آل عمران آیت ۱۶۰) کی رو سے حلم کی صفت بھی آپ میں انتہائی کمال کو پہنچی ہوئی تھی اور آپ نے اپنی قوتِ قدسیہ کی مدد سے صحابہؓ کو بھی اسی رنگ میں رنگین کر دکھایا تھا۔ آپ اپنے صحابہؓ میں سے ہر ایک کو بار بار یہی نصیحت فرمایا کرتے تھے۔

"صِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَاعْفُ عَنْ مَّنْ ظَلَمَكَ وَاَحْسِنْ مَنْ اَسَاءَ اِلَيْكَ"

جو تجھ سے قطع رحمی کا معاملہ کرے تو اس کے ساتھ صلہ رحمی کر اور جو تجھ پر ظلم کرے تو اس کو معاف کر دے اور جو تیرے ساتھ برائی سے پیش آئے تو اس کے ساتھ بھلائی سے پیش آ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تریاقی صحبت اور آپ کی قوتِ قدسیہ کے زیرِ اثر صحابہ کرامؓ میں حلم اس قدر رچ بس گیا تھا کہ اس کے خلاف ان سے کوئی حرکت سرزد نہ ہوتی تھی۔ اسی لئے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ عامر بن مرہ زہری سے دریافت کیا کہ سب سے زیادہ عقلمند کون ہے؟ تو عامر نے کہا جو جاہل کی بیہودہ گوئی کو "خاموشی" کے ذریعہ ختم کر دے۔ صحابہ کرامؓ صحیح معنوں میں عباد الرحمٰن تھے اور عباد الرحمٰن کی سب سے پہلی اور مقدم علامت ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ زمین پر حلم کا جیتا جاگتا نمونہ ہوتے ہیں جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ○ (الفرقان آیت ۶۴)

ترجمہ:۔ اور رحمٰن کے سچے بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر آرام سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں (یعنی جہالت سے سرکشی سے آتے ہیں) تو وہ (ان سے لڑائی جھگڑا نہیں کرتے بلکہ) کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں (یعنی یہ کہ اللہ تمہیں نیک ہدایت دے)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آخری زمانہ میں احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے آپ نے بھی اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع میں حلم کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش فرمایا اور اپنے متبعین کو حلم کے وصف سے متصف کرنے میں کمال محنت اور جانسوزی سے کام لیا۔ مثال کے طور پر آپ نے ۱۸۸۹ء میں سلسلہ بیعت کا آغاز فرمانے کے بعد انہیں مخاطب کر کے فرمایا:۔

"اے میرے دوستو! جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے۔ اسی سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے ہر ایک طرف سے کوشش ہو گی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی اور ہر ایک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دکھ دیگا وہ خیال کریگا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے اور کچھ آسمانی ابتلاء بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اس وقت سن رکھو کہ تمہارے فتحمند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو کیونکہ اگر تم نے یہ راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی ..... سب سے اوّل اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ۔" (ازالہ اوہام)

آپ اپنے متبعین کو بار بار یہی نصیحت فرماتے چلے گئے اور بالآخر اپنی ان تمام

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی اخلاق اور ان کی اہمیت

مکرم حیدر علی صاحب ظفر مبلغ سلسلہ مقیم جرمنی

اخلاق کے مدارج

حکیم مطلق کی ہر تعلیم میں ارتقاء نظر آتا ہے۔ چنانچہ اخلاق کو بھی مختلف درجوں میں تقسیم کیا ہے تا مختلف طبائع اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ یوں بنیادی طور پر اسلام نے اخلاق کے بارہ میں دو قسم کی تعلیم دی ہے۔ ایک اجمالی ہے اور دوسری تفصیلی۔ اجمالی تعلیم میں نیکیوں اور برائیوں کو درجہ بدرجہ بیان کیا ہے۔ تفصیلی تعلیم میں ہر ایک امر کو علیحدہ علیحدہ بیان کیا ہے اور مختلف اخلاق کی ترتیب اور اثرات بیان کئے ہیں۔

اخلاق کے مدارج کے متعلق اصولی تعلیم

اخلاق کے مدارج کے متعلق اسلام کی اصولی تعلیم اس آیت میں بیان کی گئی ہے

"اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ"

(سورہ نحل رکوع ۱۳)

یہاں نیکیوں اور بدیوں کے تین تین مدارج بیان ہوئے ہیں۔ ہر قسم کی نیکیاں اور برائیاں انہی تین قسموں کے ذیل میں آتی ہیں۔

نیکیوں کا پہلا درجہ "عدل" ہے جس سے مراد برابری کا معاملہ کرنا۔ دوسرا درجہ "احسان" ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ کوشش کرے جس قدر کوئی سلوک کرے اس سے بڑھ کر اس سے سلوک کرنا۔ اور اگر کوئی بدسلوکی کرے تو عفو اور اسے معاف کرنا۔ تیسرا درجہ "ایتاء ذی القربیٰ" کا ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک انسان دوسرے انسان سے اس طرح معاملہ کرے جس طرح ایک ماں یا باپ اپنے بچہ سے اور ایک بھائی دوسرے بھائی سے سلوک کرتا ہے اس میں سلوک کے بدلے کی امید ہی نہیں ہوتی۔ ماں کا سلوک اپنے بچہ سے اسلئے نہیں ہوتا کہ وہ اسے کوئی اجر دے۔ نیکی کا یہ درجہ ایسا ہے جس میں انسان کو یہ احساس بھی نہیں ہوتا کہ وہ کوئی کام کر رہا ہے اور وہ اس کا کوئی اجر ملے گا۔ بلکہ وہ تو اسے طبعی فرض سمجھ کر انجام دیتا ہے۔ نیکیوں کا یہ درجہ سب سے اعلیٰ ہے اس حالت میں انسان نیک اخلاق کی لذت سے بہرہ ور ہوتا ہے۔

نیکیوں کے بالمقابل بدیوں کے بھی تین درجے ہیں۔ عدل کے مقابلہ پر "فحش" ہے۔ جب انسان میں کوئی خرابی پیدا ہوتی ہے۔ تو پہلے اس کا دل پر اثر ہوتا ہے۔ مثلاً دل میں برے برے خیالات کا اٹھنا۔ بدی کی طرف رغبت پیدا ہونا مگر فطرت ایسی بدیوں کو دبا لیتی ہے لیکن اگر یہ خیالات مضبوط ہو جائیں اور غالب آجائیں تو بدی کا دوسرا درجہ شروع ہو جاتا ہے۔ یعنی وہ شخص بد اعمالی کرنے لگ جاتا ہے۔ جیسے جھوٹ بولنا وغیرہ لیکن اگر اس حالت کی اصلاح نہ کی جائے تو پھر انسان بدیوں کے تیسرے درجے میں پہنچ جاتا ہے اور یہیں سے اخلاقی حدود کو پھلانگ کر نیکی کا دشمن اور بدی کا خوگر بن جاتا ہے۔ اس حالت کا نام "بغی" ہے۔

اسلامی اخلاق کا اثر

اب اختصار کے ساتھ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اسلام کی اخلاقی تعلیمات اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ اور آپ کے صحابہؓ کی پاکیزہ زندگی نے کس طرح نظام اخلاق کو قائم کیا جس کی بابرکت تاثیروں کے نتیجہ میں لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہو کر مجسمہ ایثار و قربانی بن گئے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی چند آیات تلاوت فرما رہے تھے اسی اثناء میں وہاں سے ایک ذی ثروت صحابی کا گذر ہوا یعنی حضرت مالک بن ثعلبہؓ جب انہوں نے یہ آیات سنیں تو بیہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے تو حضور علیہ السلام سے عرض کرنے لگے۔

"میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا یہ آیات اس شخص کے لئے ہیں جو سونا اور چاندی جمع کرتا ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا ہاں۔ اس پر وہ فوراً کہنے لگے خدا کی قسم جس نے آپ کو حق کیساتھ مبعوث کیا ہے شام تک میرے (مالک) پاس ایک درہم اور ایک دینار بھی نہ ہوگا بلکہ سارا مال خیرات کر دونگا"

(اسد الغابہ تذکرہ مالک بن ثعلبہ)

ایک حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو وہاں کے لوگ ناپ تول میں سخت خیانت کرتے تھے۔ لیکن جب انہوں نے سورۃ تطفیف کی یہ آیت

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ

(سورۃ تطفیف)

سنی تو وہ اس معاملہ میں دیانتداری سے کام لینے لگے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی تعلیمات کا اثر بہت زیادہ تھا۔ صحابہؓ آپ کے نمونہ کو اختیار کرنے اور آپ کے احکام کی تعمیل میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے معرور کا بیان ہے کہ:-

"میں مقام ربذہ میں حضرت ابوذرؓ سے ملا تو دیکھا کہ ایک حلہ وہ اور اسی قسم کا دوسرا حلہ ان کے غلام نے پہنا ہوا تھا میں نے اس مساوات کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے بیان کیا کہ میرے ایک غلام کو برا بھلا کہنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں جاہلیت کا اثر باقی ہے تمہارے غلام تمہارے ہی بھائی ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کر دیا ہے تو جس شخص کا بھائی اسکے ماتحت ہو وہ جو کچھ خود کھائے وہی اسکو بھی کھلائے اور جو کچھ پہنے وہی اسکو بھی پہنائے"

بخاری کتاب الایمان باب المعاصی امر الجاھلیۃ

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کو آ رہے تھے کہ راستہ میں آپ کو ایک بڑھیا ملی جس کے پاس کچھ بوجھ تھا وہ بڑھیا بیچاری معمر نحیف اور کمزور تھی اور اس وزن کو اٹھانے کی استطاعت نہ رکھتی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسکو دیکھا تو اس بڑھیا کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور اس کے ساتھ ہو لئے راستہ میں اس بڑھیا نے کہا اے لڑکے اس شہر میں ایک جادوگر ہے اس کے پاس ہرگز نہ جانا وہ لوگوں کو نعوذ باللہ من ذالک دھوکہ اور فریب سے پھنسا لیتا ہے اور اس کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے بالآخر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے بتایا کہ میں وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں اور لوگ مجھے ہی ساحر اور جادوگر کہتے ہیں تو وہ بڑھیا بہت حیران ہوئی اور جھٹ آپ پر ایمان لے آئی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا رنگ صحابہ کرام کے اخلاق میں نمایاں نظر آتا ہے۔ اسلام کے ابتداء میں صحابہ کرام نے بے نظیر صبر و استقامت سے کفار کے مظالم سہے۔ یہاں تک کہ ان دلسوز نظاروں سے متاثر ہو کر خدا کا رسول بھی پکار اٹھا متیٰ نصر اللہ۔

صحابہ کی حق گوئی اور اظہار صداقت کے بہت سے واقعات زبان زد عام و خاص ہیں۔ ہجرت حبشہ کے وقت صحابہؓ نے نجاشی کے دربار میں اسلامی تعلیمات کو اپنی حق گوئی کے ساتھ پیش کر کے نجاشی جیسے عیسائی بادشاہ سے بھی داد حاصل کی۔ تنگی اور آشفتہ حالی میں جہاں صحابہ نے صبر و استقلال کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا وہاں وسعت اور فارغ البالی میں انکسار اور تواضع کو اوڑھنا بچھونا بنا کر دکھایا۔

مدنی زندگی میں اسلامی اخلاق کا ایک خوشنما مظہر جہاد بھی تھا۔ جس میں صحابہ کرام کے محاسن کا ظہور مختلف صورتوں میں ہوا بے نظیر جانی اور مالی قربانی خلوص نیت اور صدق و راستی کا بے مثال جذبہ بڑا نمایاں اور حیرت انگیز ہے۔ معاہدات اور عہود و مواثیق کی پابندی نیز ایمانداری غزوات میں جان نثاری اور جانبازی کی ایک عمدہ مثال جنگ بدر میں صحابہ کا شوق اور فدایانہ جذبہ کا اظہار ہے۔ حضرت موسیٰ کے پیروکاروں نے تو لڑنے مرنے کے لئے حضرت موسیٰ کو آگے کرنا چاہا مگر ان فدائیوں کو دیکھئے جنہوں نے حضور کے آگے پیچھے دائیں اور بائیں لڑنے کا نہ صرف زبانی اظہار ہی کیا۔ بلکہ اسے عملی جامہ پہنا کر بھی دکھا دیا۔

اسلامی اخلاق کا احیاء اور جماعت احمدیہ

یہ زمانہ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی بعثت ہوئی ہے اخلاقی اقدار کے لحاظ سے تاریک زمانہ ہے اس تاریکی کو دور کرنے اور خدا شناسی کی اخلاقی قدروں کو بحال کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے اپنی زندگی کو اپنے مطاع کامل صلے اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگین کیا اور آپ کے اندر حضورؐ کے اسوۂ حسنہ کا کامل انعکاس جلوہ گر ہوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیروی میں جماعت احمدیہ نے صدق و صفا راست گفتاری و راست گوئی اور معاملات میں بے نظیر اخلاق کا مظاہرہ کیا۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ عدالتوں میں اگر احمدی شہادت دینے کے لئے پیش ہوتا تو اس کی شہادت لئے بغیر ہی جج (عدالت) فیصلہ کر دیتا کہ یہ لوگ تو کبھی جھوٹ نہیں بولتے الغرض اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اسلامی اخلاق کے احیاء کے لئے جماعت احمدیہ کو کھڑا کیا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اپنا فرض ادا کر رہی ہے۔ تاہم ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اسلام کی صداقت کو اپنے کردار اور نیک نمونہ سے دنیا کے سامنے پیش کرے۔ اس وقت دنیا خدا تعالیٰ کی محبت کے پانی کی پیاسی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فیض کے پانی کی تمام دوسری ندیاں خشک ہو چکی ہیں سوائے اس ندی کے جسے [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جاری فرمایا اور جسے اس آخری زمانہ میں پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اطاعت سے جاری کیا وہ کبھی خشک نہیں ہوگا اس لئے ہم جو جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو کچھ پایا ہے اسے دوسروں تک پہنچائیں اور آپ کی پیروی کریں ان اسلامی اخلاق کا مظاہرہ کریں جن کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنیاد ڈالی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب تک انسان کی اخلاقی حالت بالکل درست نہ ہو وہ کامل ایمان جو منعم علیہ گروہ میں داخل کرتا ہے اور جس کے ذریعے سچی معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے داخل نہیں ہوتا پس سچا مومن بننے کے لئے اخلاقی حالت کی اصلاح کے لئے حتی الوسع کوشش دل و جان سے کرنی چاہئے"

محترم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب بار ایٹ لاء کی یاد میں

(مکرم قریشی عبدالرشید صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ ہائیکورٹ)

محترم چوہدری غلام مرتضیٰ وکیل قانون تحریک جدید تقریباً ایک ماہ کے وقفہ کے ساتھ میرے ہمراہ ہی وقف میں بلائے گئے اور ۲۰ سالہ شاندار خدمات کے بعد اپنے مولا کے حقیقی کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سادگی اور سادہ مزاجی مومن کی ایک خاص صفت اور طرۂ امتیاز ہے جس سے مراد یہ ہے کہ کبر، نخوت اور فخر سے بالکل مبرا اپنے رہنے سہنے کھانے پینے۔ پہننے اور معاشرت سے متعلقہ دیگر عادات کو سیدھے سادے اور بے تکلفانہ انداز سے اپنانا۔

محترم چوہدری صاحب موصوف بھی گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے ان میں یہ خوبی سر فہرست تھی۔ تعلیم کے لحاظ سے آپ اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے بی اے ایل ایل بی کے علاوہ دنیوی مرتبہ کے لحاظ سے ایک ایسے عہدہ پر جس کا مستقبل بہت روشن تھا متمکن رہے۔ صاحب جائداد گھرانے کے چشم و چراغ تھے لیکن عادات میں انتہائی سادہ۔ ایسی سادگی دیکھ کر ایک دفعہ ایک غیر احمدی بڑے افسر نے فرمایا تھا کہ آپ لوگوں کے چہرے دیکھتا [illegible] ہیں یعنی چہروں سے یہ اندازہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے کہ آپ اس قدر تعلیم یافتہ ہیں۔ لیکن سادگی کے لفظ سے یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے کہ مومن سادگی کے ساتھ اپنے کام میں غافل ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ ع

گو بظاہر مجنوں حقیقت میں ہیں ہشیار

مومن کا صحیح معنوں میں باوجود سادہ زندگی کے ہوشیار ہوتا ہے۔ دنیادار تو صرف دنیوی معاملات میں ہوشیار ہوتا ہے لیکن مومن دین اور دنیا دونوں کے لحاظ سے ہوشیار ہوتا ہے۔ اور یہ جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو۔ اس میں یہی مضمون بیان ہوا ہے۔

محترم چوہدری صاحب باوجود انتہائی سادہ اور بے تکلف ہونے کے اپنے کام کے پکے اور ہوشیار تھے اور مفوضہ کام کو بہت مستعدی سے سرانجام دینے والے تھے۔ صاحب فراست انسان تھے۔

غصہ کی کیفیت بھی ان قوتوں میں سے ایک ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر پیدا کی ہیں۔ لیکن غصہ کی مثال اس بے راہرو گھوڑے کی مانند ہے جو تربیت کے بغیر بے قابو اور سرکش ہو کر نقصان کا باعث بن جاتا ہے لیکن صحیح تربیت اور قابو میں رکھے جانے کی صورت میں فائدہ کا موجب بنتا ہے یہی اگر برمحل اور مناسب کام لیا جائے تو یقیناً فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے بے قابو ہونے کی صورت میں نقصان ہی نقصان ہے۔ قرآن کریم میں مومن کی ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنے غصہ کو دباتا ہے یعنی موقع اور محل کے مطابق استعمال کرتا ہے میں نے یہ صفت بھی محترم چوہدری صاحب موصوف میں بدرجہ اتم پائی۔ تلخ سے تلخ کلمات میں بھی وہ غصہ کو دبانے پر قادر تھے اور بہت کم کسی سے ناراض ہوتے تھے اور اگر ناراض ہوتے بھی تھے تو نہایت کم وقت کے لئے اور عارضی طور پر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ملنے کو بھی صدقہ کی ایک صورت قرار دیا ہے محترم چوہدری صاحب موصوف اس خوبی سے بھی مالا مال تھے۔ مسکراتے چہرے کے ساتھ ملنا۔ چھوٹے بڑے سے خندہ پیشانی سے پیش آنا اور گفتگو میں نرمی کی چاشنی مبالغہ روی اور اعتدال کو مدنظر رکھنا ان کی عادت ثانیہ بن چکی تھی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آئینہ کمالات اسلام میں مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ کی تفسیر کرتے ہوئے مومن کے دو فرائض بیان فرماتے ہیں ایک یہ کہ وہ حقوق اللہ ذوق شوق سے بجا لاتے ہیں اور دوم یہ کہ وہ حقوق العباد کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ اور مخلوق خدا سے سچی ہمدردی اور ملائمت کے دلی جذبہ سے پیش آتے ہیں۔ محترم چوہدری صاحب موصوف خدمت خلق میں پیش پیش تھے اور دوست کثرت کے ساتھ ان کے پاس اپنی مشکلات لے کر آتے تھے جنہیں وہ حتی المقدور حل کرنے کی کوشش کرتے تھے مہاجرین کے کیمپوں کے بارے میں تو انہیں مخلوق خدا کی خدمت کا خاص موقع میسر آیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور بہترین اجر دے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم پر اپنی ہزاروں برکتیں نازل فرمائے آپ کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کو آپ ایسے مخلص اور بے لوث کام کرنے والے کارکن نصیب فرماتا رہے۔ آمین۔

قائدین کرام کی خدمت میں

ضروری گذارش

مقابلہ سائیکل سفر برائے اصلاح کی بابرکت تحریک کو فعال اور موثر بنانے کے لئے منتظم سکیم کے تحت فوری طور پر کام شروع فرمائیں اور کوائف فارم مطلوبہ تعداد میں طلب فرما کر اپنے اپنے ضلع کے [illegible] کی تکمیل کا جائزہ مرتب فرمائیں نیز اپنی کارکردگی کی مختصر مگر جامع ماہانہ رپورٹ مرکز میں ارسال فرمائیں۔ ماہ تبلیغ کی رپورٹ ۵ اماخاں تک بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سبھی کو مشکور بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وقار عمل

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"جب تک ہم یہ احساس دوستوں کے بعض کام ذلیل ہیں اور ان کو کرنا ہتک ہے یا یہ کہ ان کے کام کرنا ذلت ہے اس وقت تک ہم دنیا سے غلامی کو نہیں مٹا سکتے۔"

(مشعل راہ)

(مہتمم وقار عمل خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب وقفِ عارضی کی مبارک تحریک میں ضرور حصہ لیں

(۱) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اس کو چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے ...... انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلائے کلمۃ الاسلام میں مصروف ہو جائے اور خدمت دین میں لگ جائے اور آجکل یہ نسخہ بہت کارگر ہے کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے" (الفضل ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۹ء)

(۲) حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ :-

"حقیقت یہ ہے کہ دینی جماعتوں اور دینی کاموں کو چلانے کے لئے وقف کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے بغیر دینی جماعتیں کبھی زندہ نہیں رہ سکتیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے کہ جس کا کام صرف قومی کام کرنا ہو ...... بغیر وقف کے دین کا کام کرنا مشکل ہے جس جماعت میں وقف کا سلسلہ نہ ہو وہ اپنا کام کبھی مستقل طور پر جاری نہیں رکھ سکتی" (الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۶۶ء)

(۳) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ :-

"مجھے کم از کم پانچ ہزار واقفین کی ضرورت ہے جو ہر سال دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔"

(الفضل ۲ نومبر ۱۹۶۶ء)

احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنی ساری زندگی وقف نہیں کر سکتے تو کم از کم وقفِ عارضی میں شامل ہو کر ہر سال دو ہفتے ضرور وقف کریں اور تربیت جماعت اور تعلیم قرآن مجید کا فریضہ ادا فرمائیں۔ اس کے لئے نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن سے فارم طلب فرما کر پُر فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن۔ ربوہ)

پتہ درکار ہے

مکرم ریاض احمد صاحب والد مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب وصیت ۱۹۱۴۹ سابق سکونت چک ۴۴ جنوبی ضلع سرگودھا کا موجودہ پتہ درکار ہے اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو انکے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر وصیت کو مطلع فرمائیں تاکہ ان سے خط و کتابت کی جا سکے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

نصائح کا خلاصہ ان اشعار میں بیان فرمایا کہ ؎

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

تم نہ گھبراؤ اگر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی
چھوڑ دو ان کو کہ چھپوائیں وہ ایسے اشتہار

چپ رہو تم دیکھ کر ان کے رسالوں میں ستم
دم نہ مارو گر وہ ماریں اور کر دیں حال زار

دیکھ کر لوگوں کا جوش و غیظ مت کچھ غم کرو
شدتِ گرمی کا ہے محتاج بارانِ بہار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۷ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

الغرض خدائی جماعتوں کا ایک بنیادی وصف حلم کی صفت ہوتی ہے اور اسی کے نتیجہ میں وہ غلبہ حق کے مقصد میں کامیاب ہوتی ہیں۔ خدائی جماعت ہونے کی حیثیت میں جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز بھی یہی ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے حلم کی صفت سے متصف فرمایا ہے۔ موجودہ حالات میں وہ اپنے اس بنیادی وصف کی وجہ سے ہی بفضل اللہ تعالیٰ کامیاب و کامران ہو کر حقیقی فلاح سے ہمکنار ہوگی، انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق ٭

زعماء انصار اللہ سے ایک ضروری گزارش

مجلس انصار اللہ کا مالی سال یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے سالِ رواں میں سے ایک ماہ گزر چکا ہے لہٰذا زعماء کرام سے ضروری گزارش ہے کہ ماہ جنوری کے چندہ کی وصول شدہ رقم جلد سے جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں نیز تدریجی وصولی کا جو کم از کم معیار ہے اسے بہر صورت پورا کرنے کی کوشش فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلان دار القضاء

۱۔ مکرمہ رشیدہ مظفر الدین صاحبہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم چوہدری مظفر الدین صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کا درج ذیل ترکہ ثابت شدہ ہے (۱) پلاٹ ۹ واقع محلہ دار العلوم غربی ربوہ (۲) امانت $\frac{۲۲۱۸}{۱۶۷-۱۷۰}$ صدر انجمن احمدیہ مبلغ ۳۵۲/۴۰ روپے۔

میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں (۱) منصور احمد صاحب مبشر (۲) مبرور احمد صاحب (۳) مغفور احمد صاحب (۴) مسرور احمد صاحب پسران مرحوم۔ (۵) ساجدہ نسیم صاحبہ (۶) ماجدہ بیگم صاحبہ دختران مرحوم۔

استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا میرے سوا مرحوم کے تمام وارثان میں بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اسی طرح امانت مبلغ ۳۵۲/۴۰ روپے مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

۲۔ مکرم میاں محمد اسحاق صاحب انعام بلڈنگ مکان ۱۳۲ گلی ۱۳ گھوڑے شاہ نیز اب احاطہ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم شیخ محمد یعقوب صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعات $\frac{۲۲}{۲۹}$ محلہ دار النصر۔ $\frac{۷}{۴}$ دار الیمن والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں (۱) عبد الرؤف صاحب پسر مرحوم (۲) سلمیٰ بیگم صاحبہ (۳) رشیدہ بیگم صاحبہ دختران مرحوم۔

استدعا ہے کہ قطعات مذکورہ بالا مرحوم کے تمام وارثان کے نام بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیزم برادرم الحاج مسعود احمد صاحب خورشید آف کراچی ابن الحاج حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضی کی مضروب ٹانگ میں تا حال تکلیف ہے اب نئے طریقہ سے علاج ہو رہا ہے جس سے ٹانگ کی درد میں تو افاقہ ہے مگر سر درد اور بے چینی زیادہ ہے۔

۲۔ مکرم سید محمد سلیمان شاہ صاحب کلرک ماہنامہ الفرقان ربوہ جگر کی خرابی کے باعث علیل ہیں۔ علاج کے لئے لاہور گئے ہیں۔ ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درد مندانہ درخواست ہے۔

(حکیم حفیظ الرحمن سنوری۔ دار العلوم غربی ربوہ)

۳۔ میری اہلیہ عرصہ سے معدہ کی درد کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں اور علاج کے لئے نشتر ہسپتال ملتان میں داخل ہیں ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ماسٹر محمد مولا داد۔ دار الیمن ربوہ)

۴۔ ملک محمد یوسف صاحب آف پسرور کے والد مکرم ملک نذیر احمد صاحب آڑھتی آج کل پولی کلینک ہسپتال اسلام آباد میں بغرض علاج داخل ہیں۔ قارئین کرام سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ماہنامہ "خالد" اور ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" کی خریداری بڑھانے کیلئے ۱۴ مارچ تا ۱۰ مارچ ہفتہ اشاعت منائیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیمینار مشرقی افریقہ ـــــ تیسرے دن کی مختصر روداد

۲۵ فروری کو جامعہ احمدیہ ربوہ میں سیمینار مشرقی افریقہ کے تیسرے دن کا اجلاس مکرم نسیم سیفی صاحب وکیل التعلیم کے زیرِ صدارت جامعہ احمدیہ ہال میں چار بجے شام شروع ہوا۔ تلاوت کلام پاک حافظ جبرائیل سعید آف غانا متعلم جامعہ احمدیہ نے کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد منور صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ نے "سواحیلی زبان کی ترقی میں جماعتِ احمدیہ کا کردار" پر ایک پُر مغز مقالہ پڑھا جس میں جماعت کے سواحیلی لٹریچر، اخبارات اور ادباء و شعراء کا ذکر کیا۔ خصوصاً تنزانیہ کے سابق وزیر انصاف اور سواحیلی کے مشہور شاعر جناب امری عبیدی مرحوم کا ذکر کیا جو جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل تھے (ان کا دیوان چھپ چکا ہے)۔ اسی طرح آپ نے مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق مبلغِ تنزانیہ کا بھی ذکر کیا جو سواحیلی زبان کے شاعر بھی ہیں اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام کو سواحیلی میں نظم کرنے کا فخر حاصل کر چکے ہیں۔ اس کے بعد مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب سابق مبلغ مشرقی و مغربی افریقہ نے مشرقی افریقہ کے اقتصادی اور معاشی حالات دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے۔ آپ نے مشرقی افریقہ کی آبادی، باشندے، ان کی زبانیں، لباس، طرزِ بود و باش، غذا، عادات و اطوار، مذاہب، طرزِ حکومت اور تعلیم کا ذکر کیا۔ بعد ازاں مکرم مولوی نورالدین صاحب منیر نے مشرقی افریقہ میں احمدیہ پریس اور لٹریچر کی خدمات کا جائزہ لیتے ہوئے جماعت کی طرف سے شائع ہونے والے رسائل و کتب اور اخبارات کا ذکر کیا۔ مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب نے یوگنڈا میں تبلیغ اسلام اور جماعتِ احمدیہ کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے تبلیغی حالات و واقعات بیان کئے۔ اس کے بعد محمد علی کائرے آف یوگنڈا متعلم جامعہ احمدیہ نے "میرا ملک یوگنڈا" کے متعلق سات منٹ تقریر کی۔ انہوں نے مختصر وقت میں یوگنڈا کا جامع تعارف عمدگی سے پیش کیا۔ بعد ازاں صدرِ اجلاس مکرم نسیم سیفی صاحب نے اختتامی خطاب میں مکرم علی کائرے صاحب کی تقریر کی تعریف کی اور فرمایا کہ یہ سیمینار بہت مفید ہیں ان کا سلسلہ جاری رہنا چاہیئے۔ انہیں بہتر بنانے کی تجاویز اور سکیموں پر غور ہونا چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ احباب کو اس میں شامل ہونا چاہیئے تاکہ وہ مفید علمی و تبلیغی اور معلوماتی امور سے واقف ہو سکیں۔ اگر یہ معلوماتی مقالہ جات شائع ہو جائیں تو یہ جامعہ احمدیہ کا ایک علمی کارنامہ ہوگا۔ اس کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے مشرقی افریقہ کی مساجد اور مشن کی تصاویر بذریعہ میجک لینٹرن دکھائیں۔ یہ پروگرام بھی نہایت دلچسپ رہا۔ پھر شیخ محمد نعیم صاحب نائب الرئیس نے احباب کرام اور مقالہ نگار حضرات کا شکریہ ادا کیا۔

آخر میں صاحب صدر نے دعا کروائی اور یہ مجلس برخاست ہوئی۔

(حافظ مظفر احمد الامین للجمعیۃ العلمیۃ)

ہفتۂ اشاعت

۴ مارچ تا ۱۰ مارچ ۱۹۷۶ء

مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس مرکزیہ کی طرف سے ۴ مارچ تا ۱۰ مارچ ہفتہ اشاعت منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تمام قائدین کرام اس ہفتہ میں خاص کوشش فرمائیں کہ رسائل "خالد" و "تشحیذ الاذہان" ہر احمدی گھرانہ میں جاری ہو جائیں نیز ان کے لئے مضامین اور اشتہارات وغیرہ کے حصول کے لئے بھرپور سعی فرمائیں۔ اسی طرح قائدین اضلاع کوشش فرمائیں کہ ان کے ضلع کی کوئی مجلس ایسی نہ رہے جس میں خالد و تشحیذ نہ جاتا ہو۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

میرے بھائی عبدالرحمٰن خان ماڈل ٹاؤن لاہور کو پچھلے ماہ ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔ اب پھر [illegible] انگلیاں اور پھر دل میں درد شروع ہو گئی۔ انہیں میو ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ میرے چھوٹے بھائی عبدالرؤف خان کو بھی ایک سال ہوا یہی تکلیف ہوئی تھی۔ ان دونوں عزیزوں کی بیماری کی وجہ سے طبیعت سخت پریشان ہے۔ سب بھائی اور بہنیں میرے ان دونوں بھائیوں کی صحت و سلامتی کے لئے دعا فرمائیں۔ (بیگم ڈاکٹر عبدالغفور خان صاحب کرک ۴ جہلم روڈ لاہور چھاؤنی)

یومِ تحریکِ جدید برائے انصار اللہ

انصار بھائیوں کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد یاد ہوگا کہ:۔

"انصار اپنی تنظیم کے لحاظ سے جماعتوں کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں"

چنانچہ ہر مجلس مقامی طور پر تحریک جدید کی مالی قربانیوں کا جائزہ لینے کے لئے ۱۹ مارچ بروز جمعہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے۔

اوّل:۔ مقامی طور پر یہ معلوم کیا جائے کہ کون اس مالی جہاد سے محروم ہے۔ جو بھی محروم نظر آئیں ان سے وعدہ لے کر مرکز میں بھجوایا جائے۔

دوم:۔ جو مالی قربانیاں اب تک پیش ہو چکی ہیں ان کا جائزہ لیا جائے کہ کیا وہ استطاعت کے مطابق ہیں؟ اگر کوئی قربانی استطاعت سے کم ہو تو متعلقہ دوست کو اضافہ کی تحریک کی جائے۔

سوم:۔ اگر مقامی طور پر ایسے مخیر احباب نظر آئیں جو ایک ہزار روپیہ تک اپنا چندہ بڑھا سکیں تو ان کو بھی معاونین خصوصی میں شامل کریں اور اگر ان کو مقامی طور پر تحریک کرنا مؤثر ثابت نہ ہو تو مرکز کو ان کا مکمل پتہ مہیا کر دیں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میری پیاری امی جان اہلیہ محترم پیر عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کیمبلپور کچھ عرصہ بعارضہ قلب بیمار رہنے کے بعد یکم جنوری ۱۹۷۶ء کی شام کو خالق حقیقی سے جا ملیں، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ امی جان محترم پیر دولت علی صاحب مرحوم کی صاحبزادی اور حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کی بھتیجی تھیں۔

امی جان مرحومہ کی فطرت میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی محبت اور خدمت کا جذبہ بھرا ہوا تھا۔ خدمت و قربانی کے کسی موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیتیں اور ہر تحریک میں پیش پیش رہتیں اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ انہی باتوں کی تلقین کرتیں۔ ہر چھوٹے بڑے کے دکھ درد میں شریک ہونا اپنا فریضہ سمجھتیں۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ احباب سے ان کے بلندئ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (بشارت احمد۔ کیمبلپور)

(۲) خاکسار کے والد محترم چوہدری غلام رسول صاحب آف کالس ضلع گجرات نے ۶۵ برس کی عمر میں ۲۲ فروری ۱۹۷۶ء کو بعارضہ کینسر ربوہ میں وفات پائی۔ آپ پیدائشی احمدی موصی اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ ۱/۸ کی وصیت کی ہوئی تھی۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار کمانڈر شمیم احمد خالد۔ اسلام آباد)

شیخوپورہ کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ ہمارے ایجنٹ مکرم حبیب احمد صاحب مسجد احمدیہ محلہ جہانگیر آباد سے طلب فرماویں پرچہ گھر پہنچانے کا معقول انتظام ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴